Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Comparative Analysis of the Methodologies of the Four Imams in Proving the Punishment of the Grave

عذاب قبر کے اثبات میں فقہائے اربعہ کے استدلالی طریقوں کا تقابلی تجزیہ

Dr. Zeeshan
Lecturer, Department of Islamic Studies, KUST
dr.zeeshan2021@kust.edu.pk

Abstract

The paper is a comparative analysis of the evidences theories utilized by the four major Sunni schools of jurisprudence (Hanafi, Maliki, Shafi 5) to derive the doctrine of the punishment of the grave (adh2b al-qabr). The paper will start by looking at the concept linguistically and terminologically, its position in Islamic creed, and how it is relevant in the modern world where skepticism and materialistic forces are on the rise. It subsequently examines Quranic evidence, with respect to both corresponding verses (e.g., Ghafir 40:46, al-Tubar 52:47) and interpretative arguments that were developed by classical exegetes like Ibn Kathir, al-Tabar and al-Qurubi. This is followed by discussion of Prophetic traditions where Ṣaḥih al-Bukhari and Sahedih Muslim are discussed as the collection and compilation of authentic reports with the distinction between mutawatir ma?naw and ahad reports and the grading of the traditions given by the eminent hadith scholars. Further passages examine the methodology of each madhhab. The Hanafi school values the obvious textual meanings and restrict the use of 2nd-generation reports in creed. Malik school assumes the practice of the people of Madina (amal ahl al-Madina) above isolated reports in case of conflict. The Shafiite school places stress on the position of the Sunnah (and āhada reports) and the logical usage of uSupul al-fiqh. The Hanbali school places a great emphasis on the literal interpretation of the texts and on the high level of evidentiary power of the practices and statements of the Companions. Convergences are related to the acceptance of Quran and Sunnah as primary sources and consensus of ummah as ultimate evidence and divergences are related to the hermeneutical priorities, geographical conditions and approach to analogy and single reports. It was found that punishment in the grave has an impassive consensus among the four schools, both through transmitted and rational arguments, and is an essential eschatological doctrine that promotes taqwia, moral reformation, and hereafter preparation in support of taqwia. In the age of rationalist scepticism and secular thought, a fresh appeal to classical arguments, supported by easy accessibility, can help overcome the doubts and support religion among the younger generation.

Keywords: *ʻAdhāb al-qabr, punishment of the grave, four Sunni schools, Hanafi, Maliki, Shafiʻi, Hanbali, methodology of deduction, uṣūl al-fiqh, mutawātir maʻnawī, āḥād reports, consensus of the ummah, eschatology, Islamic creed, Barzakh, Prophetic traditions, Qur'anic evidence, contemporary challenges, taqwā, moral reform.*

1۔ تمہید اور تعارفِ موضوع

1۔عذابِ قبر کا مفہوم اور لغوی و اصطلاحی تعریف

عذابِ قبر ایک ایسا عقیدہ ہے جو اسلامی عقائد کا لازمی حصہ ہے اور اس کی بنیاد قرآن مجید اور احادیث نبوی پر قائم ہے۔ لغوی طور پر "عذاب" کا مطلب ہے تکلیف، اذیت یا سزا، جبکہ "قبر" سے مراد ہے وہ گڑھا یا مزار جس میں انسان کو دفن کیا جاتا ہے۔ اصطلاحی طور پر عذابِ قبر سے مراد ہے وہ اذیت اور سزا جو موت کے بعد قبر میں برزخی زندگی کے دوران کافروں، گنہگاروں اور منافقین کو دی جاتی ہے، جو قیامت تک جاری رہتی ہے۔ یہ عذاب جسمانی اور روحانی دونوں سطحوں پر ہوتا ہے، جہاں قبر تنگ ہو جاتی ہے، اندھیرا چھا جاتا ہے، اور مختلف قسم کی تکالیف دی جاتی ہیں۔ قرآن مجید میں برزخ کی زندگی کا ذکر ہے جہاں فرمایا گیا ہے کہ "اور ان کے پیچھے برزخ ہے قیامت

کے دن تک"، جو موت اور قیامت کے درمیان ایک درمیانی حالت کی نشاندہی کرتی ہے۔ احادیث میں عذابِ قبر کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں، جیسے قبر کی تنگ ہونے، سوال وجواب، اور نیک اعمال کی روشنی والی خوشی یا گناہوں کی وجہ سے اذیت۔ یہ عقیدہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک متفق علیہ ہے اور اس کی اہمیت اس لیے ہے کہ یہ انسان کو دنیاوی زندگی میں تقویٰ اور اعمال صالحہ کی طرف راغب کرتا ہے۔ عذابِ قبر کا مفہوم نہ صرف عقیدہ ہے بلکہ یہ آخرت کی تیاری کا حصہ ہے جو موت کے بعد کی زندگی کی حقیقت کو واضح کرتا ہے۔ یہ تعریف عقیدے کی بنیاد کو مضبوط کرتی ہے جو مسلمان کو گناہوں سے روکتی ہے اور نیکی کی ترغیب دیتی ہے۔ اس طرح عذابِ قبر کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم اسلامی عقائد میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے جو برزخی زندگی کی حقیقت کو بیان کرتا ہے اور انسان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتا ہے۔ یہ مفہوم قرآن وسنت کی روشنی میں واضح ہے جو عقیدے کی صحت کو ثابت کرتا ہے اور معاشرے میں اخلاقی اصلاح کا سبب بنتا ہے۔

2۔ اسلامی عقائد میں عذابِ قبر کی حیثیت

اسلامی عقائد میں عذابِ قبر کی حیثیت متفق علیہ ہے اور یہ ایمان بالغیب کے اہم ارکان میں سے ایک ہے جو آخرت کی تیاری کا لازمی حصہ ہے۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک عذابِ قبر کا انکار کفر یا بدعت ہے، کیونکہ یہ قرآن اور متعدد صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں برزخ کی حالت کا ذکر ہے جو عذابِ قبر کی بنیاد فراہم کرتا ہے، جبکہ احادیث میں قبر کے سوال وجواب، نیک لوگوں کے لیے روشنی اور کشادگی، اور گنہگاروں کے لیے تنگ قبر اور اذیت کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ عقیدہ ایمان بالآخرۃ کا حصہ ہے جو موت کے بعد کی زندگی کی حقیقت کو واضح کرتا ہے اور انسان کو دنیا میں اعمال کی فکر کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ عذابِ قبر کی حیثیت اس لیے اہم ہے کہ یہ دنیا اور آخرت کے درمیان ایک پل کا کام کرتا ہے جو انسان کو گناہوں سے روکتا ہے اور نیکی کی طرف راغب کرتا ہے۔ یہ عقیدہ اہل سنت کے چاروں فقہی مکاتب میں متفق علیہ ہے اور اس کی صحت پر کوئی اختلاف نہیں۔ عذابِ قبر کی حیثیت عقیدے کی بنیاد کو مضبوط کرتی ہے جو مسلمان کو تقویٰ اور اعمال صالحہ کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ عقیدہ آخرت کی تیاری کا ذریعہ ہے جو انسان کو دنیاوی لذتوں سے بالاتر کرتا ہے اور اللہ کی خوشنودی کی تلاش میں لگاتا ہے۔ اس کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ یہ برزخی زندگی کی حقیقت کو بیان کرتا ہے جو قیامت تک جاری رہتی ہے۔ عذابِ قبر کا یہ عقیدہ اسلامی عقائد میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے جو ایمان کی تکمیل کرتا ہے اور معاشرے میں اخلاقی استحکام پیدا کرتا ہے۔ یہ حیثیت قرآن وسنت کی روشنی میں واضح ہے جو عقیدے کی صحت کو ثابت کرتی ہے۔ اس طرح عذابِ قبر کی حیثیت اسلامی عقائد میں ایک اہم مقام رکھتی ہے جو آخرت کی فکر کو زندہ رکھتی ہے اور انسان کو گناہوں سے بچاتی ہے۔

3۔ مسئلہ کی اہمیت اور معاصر تناظر

مسئلہ عذابِ قبر کی اہمیت معاصر تناظر میں بہت بڑھ گئی ہے، کیونکہ آج کے دور میں عقائد پر شکوک وشبہات اور مغربی فلسفوں کا اثر بڑھ رہا ہے جو آخرت کی زندگی کو مسترد کرتے ہیں۔ معاصر دور میں سائنسی ترقی اور مادیت پرستی نے لوگوں کو آخرت کی فکر سے غافل کر دیا ہے، جس کی وجہ سے عذابِ قبر جیسے عقائد پر سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ یہ مسئلہ اہم ہے کیونکہ یہ عقیدہ انسان کو دنیاوی لذتوں سے روکتا ہے اور اعمال کی فکر میں مبتلا رکھتا ہے، جو معاشرتی اصلاح کا سبب بنتا ہے۔ معاصر تناظر میں یہ مسئلہ اس لیے اہم ہے کہ آج کے نوجوانوں میں عقائد کی کمزوری اور گناہوں کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے، جسے عذابِ قبر کی فکر سے روکا جا سکتا ہے۔ یہ مسئلہ عقیدے کی صحت کو ثابت کرنے کا ذریعہ ہے جو فقہائے اربعہ کے استدلالی طریقوں سے مزید واضح ہوتا ہے۔ معاصر دور میں یہ مسئلہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ آخرت کی تیاری کو یاد دلاتا ہے جو دنیاوی بحرانوں اور اخلاقی زوال سے بچاتا ہے۔ یہ مسئلہ مسلمانوں کو عقیدے کی مضبوطی کی طرف راغب کرتا ہے جو ایمان کی تکمیل کرتا ہے۔ معاصر تناظر میں عذابِ قبر کا مطالعہ اس لیے ضروری ہے کہ یہ عقیدہ انسان کو گناہوں سے روکتا ہے اور نیکی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ مسئلہ آج کے دور میں عقائد کی حفاظت کا ذریعہ ہے جو مغربی اثرات سے بچاتا ہے۔ اس کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ یہ برزخی زندگی کی حقیقت کو واضح کرتا ہے جو قیامت کی تیاری کا حصہ ہے۔ یہ مسئلہ فقہائے اربعہ کے استدلالی طریقوں سے مزید گہرائی حاصل کرتا ہے جو عقیدے کی صحت کو ثابت کرتے ہیں۔ معاصر دور میں یہ مسئلہ عقائد کی بحالی اور اخلاقی اصلاح کا سبب بن سکتا ہے جو معاشرے کو فساد سے بچاتا ہے۔ اس طرح مسئلہ کی اہمیت اور معاصر تناظر اسے ایک زندہ اور عملی موضوع بناتا ہے جو مسلمانوں کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتا ہے۔

2۔ عذابِ قبر کے دلائل: قرآنِ مجید کی روشنی میں

1۔ متعلقہ قرآنی آیات کا تجزیاتی مطالعہ

قرآن مجید میں عذابِ قبر کے دلائل متعدد آیات سے ملتے ہیں جو برزخی زندگی کی حقیقت اور موت کے بعد کی اذیت کو بیان کرتی ہیں۔ ان آیات میں سب سے واضح سورۃ غافر کی آیت نمبر 46 ہے جہاں فرمایا گیا ہے کہ "آگ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں صبح وشام اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو کہا جائے گا فرعونیوں کو داخل کرو شدید عذاب میں"، جو صبح وشام کی اذیت کو برزخ میں بیان کرتی ہے۔ اس آیت کا تجزیہ بتاتا ہے کہ عذاب قیامت سے پہلے بھی شروع ہو جاتا ہے جو قبر کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک اور اہم آیت سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 101 ہے جہاں منافقین کی حالت بیان کی گئی ہے کہ "ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنے گناہوں میں مبتلا ہیں اور اللہ انہیں

عذاب دے گا"، جو برزخی عذاب کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ان آیات کا تجزیاتی مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ قرآن مجید برزخ کی زندگی کو ایک حقیقت قرار دیتا ہے جہاں اعمال کی بنیاد پر سزا یا جزا ملتی ہے۔ سورۃ الطور کی آیت نمبر 47 میں بھی فرمایا گیا ہے کہ "اور ظالموں کے لیے عذاب ہے اس دن سے پہلے بھی جو ان کے لیے مخصوص ہے"، جو قیامت سے پہلے کی اذیت کو ثابت کرتی ہے۔ یہ آیات عذابِ قبر کی بنیاد فراہم کرتی ہیں جو برزخی دنیا کی حقیقت کو بیان کرتی ہیں۔ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ یہ آیات برزخ میں عذاب کی دلیل ہیں جو قبر کی اذیت کو واضح کرتی ہیں[1]۔ یہ مطالعہ آیات کی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے جو عذابِ قبر کو عقیدے کی بنیاد بناتی ہیں۔ طبری نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ قرآن کی یہ آیات برزخی زندگی کی اذیت کو بیان کرتی ہیں جو قبر میں شروع ہوتی ہے[2]۔ یہ آیات تجزیاتی طور پر عذابِ قبر کی حقیقت کو ثابت کرتی ہیں جو مسلمان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتی ہیں۔ ان کا مطالعہ عقیدے کی صحت کو مضبوط کرتا ہے جو اعمال کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ آیات قرآن کی روشنی میں عذابِ قبر کے دلائل کو واضح کرتی ہیں جو برزخ کی زندگی کی حقیقت کو بیان کرتی ہیں۔ اس طرح متعلقہ قرآنی آیات کا تجزیاتی مطالعہ عذابِ قبر کی بنیاد کو مضبوط کرتا ہے جو اسلامی عقائد میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

2۔ مفسرین کے اقوال اور تفسیری استدلال

مفسرین کرام نے قرآن مجید کی آیات سے عذابِ قبر کے دلائل کو تفصیل سے بیان کیا ہے جو عقیدے کی صحت کو ثابت کرتے ہیں۔ ابن کثیر نے سورۃ غافر کی آیت 46 کی تفسیر میں کہا ہے کہ یہ آیت برزخ میں صبح و شام کی اذیت کو بیان کرتی ہے جو قبر کی حالت ہے اور یہ عذاب قیامت سے پہلے شروع ہوتا ہے۔ یہ استدلال آیات کی گہرائی کو واضح کرتا ہے جو برزخی زندگی کی حقیقت کو ثابت کرتی ہے۔ قرطبی نے سورۃ الطور کی آیت 47 کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ظالموں کے لیے عذاب قیامت سے پہلے بھی ہے جو قبر میں شروع ہوتا ہے اور یہ عذابِ قبر کی واضح دلیل ہے۔ یہ اقوال مفسرین کی تفسیری گہرائی کو ظاہر کرتے ہیں جو آیات سے براہ راست استدلال کرتے ہیں۔ جلالین نے سورۃ التوبہ کی آیت 101 کی تفسیر میں کہا ہے کہ منافقین کو برزخ میں عذاب دیا جائے گا جو قبر کی اذیت ہے۔ یہ استدلال آیات کو عقیدے کی بنیاد بناتا ہے جو عذابِ قبر کی حقیقت کو ثابت کرتا ہے۔ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں مزید بیان کیا ہے کہ یہ آیات برزخ میں عذاب کی دلیل ہیں جو قبر کی تنگ ہونے اور اذیت کو بیان کرتی ہیں[3]۔ یہ اقوال مفسرین کی اتفاق رائے کو ظاہر کرتے ہیں جو عذابِ قبر کو متفق علیہ عقیدہ قرار دیتے ہیں۔ طبری نے سورۃ غافر کی آیت کی تفسیر میں کہا ہے کہ صبح و شام کی اذیت برزخ میں ہے جو قبر کی حالت ہے[4]۔ یہ تفسیری استدلال آیات کی روشنی میں عذابِ قبر کی حقیقت کو واضح کرتا ہے جو مسلمان کو اعمال کی فکر میں مبتلا رکھتا ہے۔ مفسرین کے یہ اقوال عقیدے کی بنیاد کو مضبوط کرتے ہیں جو قرآن کی آیات سے براہ راست اخذ کیے گئے ہیں۔ یہ استدلال عذابِ قبر کو اسلامی عقائد کا لازمی حصہ قرار دیتا ہے جو آخرت کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔ اس طرح مفسرین کے اقوال اور تفسیری استدلال عذابِ قبر کے دلائل کو قرآن کی روشنی میں مزید واضح کرتے ہیں جو عقیدے کی صحت کو ثابت کرتے ہیں۔

3۔ آیات سے استنباط کے اصول اور مناہج

قرآنی آیات سے عذابِ قبر کے دلائل کا استنباط فقہی اور تفسیری اصولوں پر مبنی ہے جو آیات کی گہرائی اور سیاق و سباق کو مد نظر رکھتا ہے۔ استنباط کا بنیادی اصول یہ ہے کہ آیات کو ان کے ظاہری معنی میں لیا جائے جب تک کوئی قرینہ مخالف نہ ہو، جو عذابِ قبر کی برزخی حقیقت کو واضح کرتا ہے۔ مفسرین نے آیات کے سیاق کو دیکھا ہے جہاں برزخ اور قیامت سے پہلے کی اذیت کا ذکر ہے جو استنباط کی بنیاد بنتا ہے۔ یہ مناہج آیات کو احادیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں جو عذابِ قبر کی تفصیلات بیان کرتی ہیں۔ استنباط کا ایک اہم اصول آیات کی عمومیت اور خصوصیت کو دیکھنا ہے جو برزخی عذاب کو عام قرار دیتا ہے۔ یہ اصول آیات سے براہ راست دلائل اخذ کرتے ہیں جو عقیدے کی صحت کو ثابت کرتے ہیں۔ ابن قیم نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے کہ آیات سے عذابِ قبر کا استنباط ظاہری معنی اور سیاق پر مبنی ہے جو برزخی زندگی کی حقیقت کو واضح کرتا ہے[5]۔ یہ مناہج آیات کو احادیث سے ملاتے ہیں جو استنباط کو مکمل کرتے ہیں۔ قرطبی نے تفسیر میں کہا ہے کہ آیات سے استنباط کا منہج ظاہری معنی اور قرینہ مخالف کی عدم

---

[1] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1998، جلد 7، ص 189

[2] طبری، محمد بن جریر الطبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، دار الفکر، بیروت، 2001، جلد 22، ص 345

[3] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1998، جلد 4، ص 567

[4] طبری، محمد بن جریر الطبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، دار الفکر، بیروت، 2001، جلد 24، ص 123

[5] ابن قیم، محمد بن ابی بکر ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، مکتبۃ المنار، ریاض، 1994، جلد 1، ص 456

موجودگی پر ہے جو عذابِ قبر کی دلیل کو مضبوط کرتا ہے[6]۔ یہ اصول آیات کی تفسیر کو عقیدے کی بنیاد بناتے ہیں جو مسلمان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتے ہیں۔ استنباط کا یہ منہج آیات کو سیاق وسباق میں دیکھتا ہے جو عذابِ قبر کی حقیقت کو واضح کرتا ہے۔ یہ مناہج تفسیری اصولوں پر مبنی ہیں جو عقیدے کی صحت کو ثابت کرتے ہیں۔ اس طرح آیات سے استنباط کے اصول اور مناہج عذابِ قبر کے دلائل کو قرآن کی روشنی میں مزید مضبوط کرتے ہیں جو اسلامی عقائد کی بنیاد کو استوار کرتے ہیں۔ یہ استنباط عقیدے کی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے جو مسلمان کو اعمال کی فکر میں مبتلا رکھتا ہے۔

3۔ عذابِ قبر کے دلائل: احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

1۔ صحیح احادیث کا جمع وتدوین

عذابِ قبر کے دلائل احادیثِ نبوی ﷺ میں بہت واضح اور تفصیلی طور پر بیان ہوئے ہیں جو صحیح کتب احادیث میں جمع اور مدون ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم جیسی متفق علیہ کتب میں متعدد روایات موجود ہیں جو عذابِ قبر کی حقیقت، اس کے اسباب اور اس کی نوعیت کو بیان کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسے دو فرشتے آکر سوال کرتے ہیں اور اگر وہ نیک ہو تو قبر کشادہ ہو جاتی ہے اور اگر گنہگار ہو تو تنگ ہو جاتی ہے اور عذاب شروع ہو جاتا ہے[7]۔ اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مردہ کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے سنا جا سکتا ہے[8]۔ یہ احادیث مختلف صحابہ کرام سے مروی ہیں جو مختلف الفاظ میں بیان کی گئی ہیں مگر معنی ایک ہی ہیں۔ محدثین نے ان احادیث کو جمع کر کے تدوین کی ہے جو کتب ستہ میں موجود ہیں۔ ابن حجر العسقلانی نے فتح الباری میں بیان کیا ہے کہ عذابِ قبر کی احادیث صحیح بخاری اور مسلم میں متعدد طریقوں سے آئی ہیں جو اس عقیدے کی صحت کو ثابت کرتی ہیں[9]۔ نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہا ہے کہ یہ احادیث متواتر معنوی ہیں جو عذابِ قبر کی حقیقت پر دلالت کرتی ہیں[10]۔ یہ جمع وتدوین احادیث کی سند اور متن کی صحت پر مبنی ہے جو عذابِ قبر کو ثابت کرتی ہے۔ یہ روایات مختلف صحابہ سے آئی ہیں جو اس عقیدے کی تواتر معنوی کو ظاہر کرتی ہیں۔ اس طرح صحیح احادیث کا جمع وتدوین عذابِ قبر کے دلائل کو مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے جو اسلامی عقائد میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ احادیث مسلمان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتی ہیں اور اعمال کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔

2۔ خبرِ واحد اور خبرِ متواتر کی بحث

عذابِ قبر کی احادیث میں خبرِ واحد اور خبرِ متواتر کی بحث اہل علم کے درمیان رہی ہے جو اس عقیدے کی صحت اور درجہ بندی کو واضح کرتی ہے۔ خبرِ متواتر وہ روایات ہیں جو کثرت سے آئیں اور جھوٹ پر متفق نہ ہوں جو یقینی علم دیتی ہیں، جبکہ خبرِ واحد وہ ہے جو متواتر کی سطح تک نہ پہنچے مگر صحیح ہو تو اسے قبول کیا جاتا ہے۔ عذابِ قبر کی احادیث متواتر معنوی ہیں یعنی مختلف الفاظ میں متعدد صحابہ سے مروی ہیں جو معنی میں یقینی ہیں۔ صحیح بخاری اور مسلم میں متعدد روایات ہیں جو عذابِ قبر، سوال قبر اور برزخی زندگی کی تفصیل بیان کرتی ہیں۔ یہ احادیث خبرِ واحد کی سطح سے بلند ہیں کیونکہ ان کی تعداد اور صحابہ کی کثرت معنوی تواتر پیدا کرتی ہے۔ ابن حجر العسقلانی نے فتح الباری میں بیان کیا ہے کہ عذابِ قبر کی احادیث متواتر معنوی ہیں جو یقینی علم دیتی ہیں اور ان کا انکار جائز نہیں[11]۔ نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہا ہے کہ یہ روایات خبرِ واحد نہیں بلکہ متواتر معنوی ہیں جو عقیدے کی بنیاد ہیں[12]۔ یہ بحث اہل سنت کے نزدیک یہ طے کرتی ہے کہ عذابِ قبر کا عقیدہ یقینی ہے اور اس کا انکار بدعت ہے۔ خبرِ واحد کی احادیث بھی صحیح ہونے کی صورت میں قبول کی جاتی ہیں مگر عذابِ قبر کی احادیث کی کثرت انہیں متواتر معنوی بناتی ہے۔ یہ بحث عقیدے کی صحت کو مضبوط کرتی ہے جو مسلمان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتی ہے۔ محدثین نے ان احادیث کو صحیح قرار دیا ہے جو خبرِ واحد اور متواتر کی بحث کو واضح کرتی ہے۔ اس طرح خبرِ واحد اور خبرِ متواتر کی بحث

---

[6] قرطبی، محمد بن احمد القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، دار الکتب المصریہ، قاہرہ، 1964، جلد 16، ص 78

[7] بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، حدیث نمبر 1374، دار طوق النجاۃ، بیروت، 2001، جلد 2، ص 456

[8] مسلم، محمد بن الحجاج المسلم، صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واٴھلھا، باب عذاب القبر، حدیث نمبر 2870، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1955، جلد 4، ص 89

[9] ابن حجر، احمد بن علی بن حجر العسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دار المعرفۃ، بیروت، 1379، جلد 3، ص 234

[10] نووی، یحییٰ بن شرف النووی، شرح صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1972، جلد 17، ص 567

[11] ابن حجر، احمد بن علی بن حجر العسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دار المعرفۃ، بیروت، 1379، جلد 11، ص 345

[12] نووی، یحییٰ بن شرف النووی، شرح صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1972، جلد 18، ص 123

عذابِ قبر کے دلائل کو احادیث کی روشنی میں مزید مضبوط کرتی ہے جو اسلامی عقائد کی بنیاد کو استوار کرتی ہے۔ یہ بحث عقیدے کی درجہ بندی کو واضح کرتی ہے جو اہل سنت کے نزدیک یقینی ہے۔

3۔ محدثین کے ہاں احادیثِ عذابِ قبر کی درجہ بندی

محدثین نے احادیثِ عذابِ قبر کی درجہ بندی سند اور متن کی روشنی میں کی ہے جو ان کی صحت اور قبولیت کو واضح کرتی ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود روایات کو اعلیٰ ترین درجہ حاصل ہے جو متفق علیہ ہیں اور ان کی سند قوی ہے۔ ان احادیث میں حضرت انس، زید بن ثابت اور دیگر صحابہ سے مروی روایات شامل ہیں جو صحیح قرار دی گئی ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم نے انہیں اپنی کتب میں شامل کیا جو ان کی درجہ بندی کی اعلیٰ مثال ہے۔ سنن ابی داؤد، سنن ترمذی اور سنن نسائی میں بھی متعدد روایات ہیں جو حسن یا صحیح قرار دی گئی ہیں۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے کہ عذابِ قبر کی احادیث صحیح اور قوی ہیں جو عقیدے کی بنیاد ہیں[13]۔ حاکم نے مستدرک میں کہا ہے کہ یہ احادیث صحیح الاسناد ہیں جو بخاری اور مسلم کی شرط پر ہیں[14]۔ محدثین نے ان احادیث کو صحیح، حسن اور ضعیف میں تقسیم کیا ہے مگر عذابِ قبر کی بنیادی روایات صحیح ہیں۔ یہ درجہ بندی سند کی پرکھ، راویوں کی عدالت اور متن کی عدم تعارض پر مبنی ہے۔ محدثین کے ہاں یہ احادیث عقیدے کے لیے حجت ہیں جو متواتر معنوی کی سطح پر ہیں۔ یہ درجہ بندی عقیدے کی صحت کو مضبوط کرتی ہے جو مسلمان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتی ہے۔ محدثین کی یہ درجہ بندی احادیث کی قبولیت کو یقینی بناتی ہے جو عذابِ قبر کے دلائل کو معتبر بناتی ہے۔ اس طرح محدثین کے ہاں احادیثِ عذابِ قبر کی درجہ بندی ان کی سند اور متن کی روشنی میں اعلیٰ ہے جو اسلامی عقائد کی بنیاد کو استوار کرتی ہے۔ یہ درجہ بندی عقیدے کی صحت کو ثابت کرتی ہے جو اہل سنت کے نزدیک متفق علیہ ہے۔

4۔ حنفی فقہ کا منہج استدلال

اصولِ فقہِ حنفی میں عقائد کی بنیاد

حنفی فقہ کا منہج استدلال عقائد کی بنیاد پر قائم ہے جو قرآن وسنت کو مرکزی حیثیت دیتا ہے اور عقائد کو احکامات کی بنیاد بناتا ہے۔ حنفی اصول میں عقائد کی بنیاد یہ ہے کہ تمام احکام اللہ کی حاکمیت اور توحید پر مبنی ہوں جو انسانی اعمال کو اللہ کی خوشنودی کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ بنیاد عقائد کی صحت کو یقینی بناتی ہے جو فقہی استدلال کی ابتدا ہے، کیونکہ عقائد کی کمزوری احکام کی بنیاد کو ہلا دیتی ہے۔ حنفی فقہ میں عقائد کی بنیاد قرآن وسنت سے اخذ کی جاتی ہے جو توحید، رسالت اور آخرت جیسے ارکان کو مرکزی قرار دیتی ہے۔ یہ اصول فقہی احکام کو عقائد سے جوڑتے ہیں جو عبادات اور معاملات میں عدل اور دیانتداری کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ حنفی فقہ کا یہ منہج عقائد کو اصول کی بنیاد بناتا ہے جو استدلال کو مضبوط کرتا ہے۔ مرغینانی نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے کہ حنفی اصول میں عقائد کی بنیاد قرآن وسنت پر قائم ہے جو احکام کی صحت کو یقینی بناتی ہے[15]۔ یہ بنیاد حنفی فقہ کو دیگر مکاتب سے ممیز کرتی ہے جو عقائد کو استدلال کی ابتدا قرار دیتی ہے۔ کاسانی نے بدائع الصنائع میں کہا ہے کہ عقائد کی بنیاد حنفی اصول میں توحید اور رسالت پر ہے جو فقہی احکام کو مضبوط بناتی ہے[16]۔ یہ اصول عقائد کو فقہ کی بنیاد بناتے ہیں جو استدلال کو منطقی اور شرعی بناتا ہے۔ حنفی فقہ کا یہ منہج عقائد کی بنیاد کو مضبوط کرتا ہے جو احکام کی درستگی کو یقینی بناتا ہے۔ یہ بنیاد عقائد کو اصول کی روح قرار دیتی ہے جو فقہی استدلال کو اللہ کی خوشنودی کی طرف لے جاتی ہے۔ اس طرح اصولِ فقہِ حنفی میں عقائد کی بنیاد استدلال کی اساس ہے جو حنفی مکتب کو ممتاز کرتی ہے۔ یہ بنیاد عقائد کو احکام سے جوڑتی ہے جو مسلمان کی زندگی کو متوازن بناتی ہے۔

قرآن وسنت سے استدلال کا طریقہ

حنفی فقہ میں قرآن وسنت سے استدلال کا طریقہ اصول کی بنیاد پر قائم ہے جو آیات اور احادیث کو احکام کی اصل قرار دیتا ہے۔ یہ طریقہ قرآن کو پہلی دلیل قرار دیتا ہے جو احکام کی بنیاد ہے اور سنت کو قرآن کی تفسیر اور توسیع قرار دیتا ہے۔ حنفی فقہ میں استدلال کا طریقہ آیات کے ظاہری معنی کو ترجیح دیتا ہے جو سیاق وسباق کو مد نظر رکھتا ہے۔ یہ طریقہ سنت کو قرآن کی روشنی میں دیکھتا ہے جو احادیث کی صحت پر مبنی ہے۔ حنفی فقہ کا یہ استدلال قرآن وسنت کو فقہی احکام کی بنیاد بناتا ہے جو عقائد اور اعمال کو جوڑتا ہے۔ یہ طریقہ قرآن کی آیات کو احکام کی اصل قرار دیتا ہے جو سنت سے مدد لیتا ہے۔ سرخسی نے المبسوط میں بیان کیا ہے کہ حنفی استدلال میں قرآن وسنت کو احکام کی

---

[13] ابن حبان، محمد بن حبان بن أحمد التمیمی، صحیح ابن حبان، دار ابن حزم، بیروت، 2012، جلد 16، ص 234

[14] حاکم، محمد بن عبد اللہ الحاکم النیشابوری، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1990، جلد 1، ص 567

[15] مرغینانی، علی بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی، الہدایۃ شرح بدایۃ المبتدی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1995، جلد 1، ص 23

[16] کاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2003، جلد 1، ص 45

بنیاد قرار دیا جاتا ہے جو ظاہری معنی کو ترجیح دیتا ہے[17]۔ یہ طریقہ سنت کو قرآن کی تفسیر قرار دیتا ہے جو احادیث کی قوی سند کو مد نظر رکھتا ہے۔ ابن نجیم نے البحر الرائق میں کہا ہے کہ استدلال کا طریقہ قرآن و سنت پر مبنی ہے جو سیاق کو دیکھتا ہے[18]۔ یہ طریقہ حنفی فقہ کو دیگر مکاتب سے ممیز کرتا ہے جو قرآن و سنت کو استدلال کی اساس قرار دیتا ہے۔ حنفی فقہ کا یہ استدلال قرآن کی آیات کو احکام کی بنیاد بناتا ہے جو سنت سے توثیق لیتا ہے۔ یہ طریقہ عقائد کو احکام سے جوڑتا ہے جو مسلمان کی زندگی کو شرعی بناتا ہے۔ اس طرح قرآن و سنت سے استدلال کا طریقہ حنفی فقہ کی بنیاد ہے جو احکام کی صحت کو یقینی بناتا ہے۔ یہ طریقہ استدلال کو منطقی اور شرعی بناتا ہے جو حنفی مکتب کی خصوصیت ہے۔

امام ابو حنیفہ اور متاخرین احناف کے اقوال

امام ابو حنیفہ کا استدلال قرآن و سنت پر مبنی تھا جو صحابہ کے اقوال اور قیاس کو مد نظر رکھتا تھا۔ ان کے اقوال میں قرآن کو پہلی دلیل قرار دیا گیا ہے جو احکام کی بنیاد ہے۔ متاخرین احناف جیسے مرغینانی اور کاسانی نے امام ابو حنیفہ کے اقوال کو تفصیل سے بیان کیا جو حنفی فقہ کو منظم کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کے اقوال میں سنت کو قرآن کی تفسیر قرار دیا گیا ہے جو احادیث کی صحت پر مبنی ہے۔ متاخرین احناف نے ان اقوال کو کتابوں میں مدون کیا جو حنفی فقہ کی بنیاد ہیں۔ یہ اقوال عقائد کو اصول کی بنیاد بناتے ہیں جو احکام کی صحت کو یقینی بناتے ہیں۔ مرغینانی نے الہدایہ میں امام ابو حنیفہ کے اقوال بیان کیے ہیں جو قرآن و سنت کو استدلال کی اساس قرار دیتے ہیں[19]۔ یہ اقوال متاخرین احناف کے ہاں تفصیل سے ملتے ہیں جو حنفی فقہ کو مزید واضح کرتے ہیں کاسانی نے بدائع الصنائع میں امام ابو حنیفہ کے اقوال کو بیان کیا جو قیاس اور استحسان کو مد نظر رکھتے ہیں[20]۔ یہ اقوال امام ابو حنیفہ کی فقہی بصیرت کو ظاہر کرتے ہیں جو متاخرین احناف نے حفظ کیا۔ امام ابو حنیفہ کے اقوال میں عقائد کو بنیاد قرار دیا گیا ہے جو احکام کو مضبوط کرتے ہیں۔ متاخرین احناف نے ان اقوال کو کتابوں میں جمع کیا جو حنفی فقہ کی توسیع ہیں۔ یہ اقوال حنفی مکتب کو ممتاز کرتے ہیں جو قرآن و سنت کو مرکزی قرار دیتے ہیں۔ اس طرح امام ابو حنیفہ اور متاخرین احناف کے اقوال حنفی فقہ کی بنیاد ہیں جو استدلال کو مضبوط کرتے ہیں۔ یہ اقوال عقائد اور احکام کو جوڑتے ہیں جو مسلمان کی زندگی کو شرعی بناتے ہیں۔

5۔ مالکی فقہ کا منہج استدلال

1۔ عملِ اہلِ مدینہ کی حجیت

مالکی فقہ کا منہج استدلال عملِ اہلِ مدینہ کی حجیت کو مرکزی حیثیت دیتا ہے جو امام مالک رضی اللہ عنہ کی فقہی بصیرت کی بنیاد ہے۔ عملِ اہلِ مدینہ سے مراد ہے مدینہ منورہ کے لوگوں کا عملی طریقہ جو نبی کریم ﷺ کے زمانے سے چلا آرہا ہے اور صحابہ کرام کے دور میں بھی جاری رہا۔ یہ عمل سنت کا عملی اظہار ہے جو احادیث سے زیادہ معتبر سمجھا جاتا ہے کیونکہ مدینہ وہ مقام تھا جہاں قرآن نازل ہوا اور سنت قائم ہوئی۔ مالکی فقہ میں عملِ اہلِ مدینہ کو قرآن و سنت کے بعد تیسرے درجے کی دلیل قرار دیا جاتا ہے جو احادیثِ آحاد سے ترجیح رکھتا ہے۔ یہ حجیت اس لیے ہے کہ مدینہ کے لوگ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں رہے اور انہوں نے سنت کو دیکھا اور سنا، اس لیے ان کا عمل سنت کی توثیق کرتا ہے۔ امام مالک نے اپنی کتاب الموطا میں متعدد مسائل کو عملِ اہلِ مدینہ کی بنیاد پر بیان کیا ہے جو فقہی احکام کی بنیاد بنتے ہیں۔ ابن عبد البر نے التمہید میں بیان کیا ہے کہ عملِ اہلِ مدینہ مالکی فقہ میں سنت کی عملی شکل ہے جو احادیث سے ترجیح رکھتا ہے[21]۔ یہ حجیت مالکی فقہ کو دیگر مکاتب سے ممتاز کرتی ہے جو مدینہ کی سنت کو عملی دلیل قرار دیتی ہے۔ ابن رشد نے بدایۃ المجتہد میں کہا ہے کہ عملِ اہلِ مدینہ سنت کی توثیق ہے جو احادیثِ آحاد سے زیادہ معتبر ہے[22]۔ یہ منہج عملِ اہلِ مدینہ کو فقہی استدلال کی بنیاد بناتا ہے جو عقائد اور احکام کو جوڑتا ہے۔ مالکی فقہ کا یہ منہج مدینہ کی سنت کو عملی دلیل قرار دیتا ہے جو احادیث کی تفسیر کرتا ہے۔ یہ حجیت فقہی مسائل کو عملی بنیاد دیتی ہے جو مسلمان کی زندگی کو شرعی بناتی ہے۔ اس طرح عملِ اہلِ مدینہ کی حجیت مالکی فقہ کا منہج استدلال کی بنیاد ہے جو سنت کو عملی شکل میں پیش کرتا ہے۔ یہ حجیت مالکی مکتب کی خصوصیت ہے جو فقہی احکام کو مضبوط بناتی ہے۔

---

[17] سرخسی، محمد بن احمد السرخسی، المبسوط، دار المعرفۃ، بیروت، 2000، جلد 1، ص 67

[18] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، دار الکتب الاسلامیہ، قاہرہ، 1893، جلد 1، ص 89

[19] مرغینانی، علی بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی، الہدایۃ شرح بدایۃ المبتدی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1995، جلد 2، ص 123

[20] کاسانی، علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2003، جلد 2، ص 45

[21] ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر، التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 2002، جلد 1، ص 89

[22] ابن رشد، محمد بن احمد ابن رشد، بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، دار الحدیث، قاہرہ، 2004، جلد 1، ص 56

2۔ احادیثِ آحاد سے استدلال کا موقف

مالکی فقہ میں احادیثِ آحاد سے استدلال کا موقف یہ ہے کہ وہ حجت ہیں مگر عملِ اہلِ مدینہ سے کم تر ہیں جب ان میں تعارض ہو۔ احادیثِ آحاد وہ روایات ہیں جو متواتر کی سطح تک نہ پہنچیں مگر صحیح ہوں تو انہیں قبول کیا جاتا ہے۔ مالکی فقہ میں احادیثِ آحاد کو قبول کیا جاتا ہے مگر جب وہ عملِ اہلِ مدینہ سے متصادم ہوں تو عملِ اہلِ مدینہ کو ترجیح دی جاتی ہے کیونکہ یہ سنت کا عملی اظہار ہے۔ یہ موقف اس لیے ہے کہ مدینہ کے لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی سنت کو دیکھا اور اس پر عمل کیا، اس لیے ان کا عمل احادیث سے زیادہ معتبر ہے۔ امام مالک نے احادیثِ آحاد کو قبول کیا مگر جب وہ مدینہ کے عمل سے متصادم ہوں تو عمل کو ترجیح دی۔ یہ موقف مالکی فقہ کو دیگر مکاتب سے ممتاز کرتا ہے جو احادیثِ آحاد کو عمل سے ترجیح دیتے ہیں۔ ابن عبد البر نے الاستذکار میں بیان کیا ہے کہ مالکی فقہ میں احادیثِ آحاد حجت ہیں مگر عملِ اہلِ مدینہ سے کم تر ہیں[23]۔ یہ موقف احادیث کی صحت کو مد نظر رکھتا ہے مگر عملی سنت کو ترجیح دیتا ہے۔ ابن رشد نے بدایۃ المجتہد میں کہا ہے کہ احادیثِ آحاد کو عملِ اہلِ مدینہ سے تعارض کی صورت میں ترک کیا جاتا ہے[24]۔ یہ موقف مالکی فقہ کا منہجِ استدلال کو عملی بناتا ہے جو سنت کو عملی شکل میں دیکھتا ہے۔ احادیثِ آحاد سے استدلال کا یہ موقف فقہی مسائل کو عملی بنیاد دیتا ہے جو مسلمان کی زندگی کو شرعی بناتا ہے۔ یہ موقف احادیث کی قبولیت کو یقینی بناتا ہے مگر عملی سنت کو ترجیح دیتا ہے۔ اس طرح احادیثِ آحاد سے استدلال کا موقف مالکی فقہ کی خصوصیت ہے جو عملِ اہلِ مدینہ کو مرکزی قرار دیتا ہے۔ یہ موقف فقہی احکام کو مضبوط کرتا ہے جو مسلمان کو شرعی زندگی کی طرف راغب کرتا ہے۔

3۔ امام مالکؒ اور مالکی علماء کے دلائل

امام مالک رضی اللہ عنہ کا منہجِ استدلال قرآن و سنت اور عملِ اہلِ مدینہ پر مبنی تھا جو ان کی فقہی بصیرت کی بنیاد ہے۔ امام مالک نے اپنی کتاب الموطا میں متعدد مسائل کو عملِ اہلِ مدینہ کی بنیاد پر بیان کیا جو سنت کا عملی اظہار ہے۔ ان کے دلائل میں احادیثِ آحاد کو قبول کیا گیا مگر جب وہ مدینہ کے عمل سے متصادم ہوں تو عمل کو ترجیح دی گئی۔ مالکی علماء نے امام مالک کے دلائل کو تفصیل سے بیان کیا جو حنفی اور شافعی مکاتب سے مختلف ہے۔ یہ دلائل عملِ اہلِ مدینہ کو سنت کی توثیق قرار دیتے ہیں جو احادیث سے ترجیح رکھتا ہے۔ امام مالک کے دلائل میں مدینہ کی سنت کو عملی دلیل قرار دیا گیا ہے جو فقہی احکام کی بنیاد ہے۔ ابن عبد البر نے التمہید میں امام مالک کے دلائل بیان کیے ہیں جو عملِ اہلِ مدینہ کو حجت قرار دیتے ہیں[25]۔ یہ دلائل مالکی فقہ کو عملی بنیاد دیتے ہیں جو سنت کو عملی شکل میں دیکھتے ہیں۔ ابن رشد نے بدایۃ المجتہد میں امام مالک کے دلائل کو بیان کیا ہے جو احادیثِ آحاد سے عمل کو ترجیح دیتے ہیں[26]۔ یہ دلائل مالکی علماء کے ہاں تفصیل سے ملتے ہیں جو فقہی استدلال کو مضبوط کرتے ہیں۔ امام مالک کے دلائل میں قرآن و سنت کو مرکزی قرار دیا گیا ہے جو عملِ اہلِ مدینہ سے توثیق لیتے ہیں۔ مالکی علماء نے ان دلائل کو کتابوں میں مدون کیا جو مالکی فقہ کی توسیع ہیں۔ یہ دلائل حنفی فقہ سے مختلف ہیں جو قیاس کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اس طرح امام مالک اور مالکی علماء کے دلائل مالکی فقہ کا منہجِ استدلال مضبوط کرتے ہیں جو عملِ اہلِ مدینہ کو مرکزی قرار دیتے ہیں۔ یہ دلائل فقہی احکام کو عملی بنیاد دیتے ہیں جو مسلمان کی زندگی کو شرعی بناتے ہیں۔

6۔ شافعی فقہ کا منہجِ استدلال

1۔ امام شافعیؒ کے اصولی قواعد

امام شافعی رضی اللہ عنہ کا منہجِ استدلال فقہ کے اصولوں میں انقلاب لایا جو قرآن و سنت کو مرکزی حیثیت دیتا ہے اور احکام کی بنیاد کو واضح کرتا ہے۔ ان کے اصولی قواعد میں قرآن کو پہلی دلیل قرار دیا گیا ہے جو احکام کی اصل ہے اور سنت کو قرآن کی تفسیر اور توسیع قرار دیا گیا ہے۔ امام شافعی نے اصول الفقہ کی بنیاد رکھی جو کتاب، سنت، اجماع اور قیاس پر قائم ہے۔ یہ قواعد فقہی استدلال کو منظم کرتے ہیں جو احکام کو شرعی بنیاد دیتے ہیں۔ ان کے اصول میں سنت کی حجیت کو قرآن کے بعد دوسری دلیل قرار دیا گیا ہے جو احادیث کو احکام کی بنیاد بناتی ہے۔ امام شافعی نے قیاس کو چوتھی دلیل قرار دیا جو نصوص سے استنباط کرتا ہے۔ یہ قواعد فقہ کو منطقی اور شرعی بناتے ہیں جو عقائد اور اعمال کو جوڑتے ہیں۔ ابن الصلاح نے علوم الحدیث میں بیان کیا ہے کہ امام شافعی کے اصولی قواعد قرآن و سنت کو احکام کی بنیاد بناتے ہیں جو فقہی استدلال کو

---

[23] ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر، الاستذکار، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2000، جلد 1، ص 78

[24] ابن رشد، محمد بن احمد ابن رشد، بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، دار الحدیث، قاہرہ، 2004، جلد 2، ص 123

[25] ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر، التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید، دار الغرب الإسلامی، بیروت، 2002، جلد 2، ص 45

[26] ابن رشد، محمد بن احمد ابن رشد، بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، دار الحدیث، قاہرہ، 2004، جلد 3، ص 67

مضبوط کرتے ہیں[27]۔ یہ قواعد شافعی فقہ کو دیگر مکاتب سے ممتاز کرتے ہیں جو سنت کی حجیت کو مرکزی قرار دیتے ہیں۔ نووی نے روضۃ الطالبین میں کہا ہے کہ امام شافعی کے اصول قرآن وسنت کو احکام کی بنیاد بناتے ہیں جو قیاس کو محدود کرتے ہیں[28]۔ یہ قواعد استدلال کو منظم کرتے ہیں جو احکام کی صحت کو یقینی بناتے ہیں۔ امام شافعی کے اصولی قواعد میں اجماع کو تیسری دلیل قرار دیا گیا ہے جو امت کے اتفاق کو حجت بناتا ہے۔ یہ قواعد فقہی مسائل کو شرعی بنیاد دیتے ہیں جو مسلمان کی زندگی کو متوازن بناتے ہیں۔ اس طرح امام شافعی کے اصولی قواعد شافعی فقہ کی بنیاد ہیں جو استدلال کو قرآن وسنت سے جوڑتے ہیں۔ یہ قواعد فقہ کو منطقی اور شرعی بناتے ہیں جو احکام کی درستگی کو یقینی بناتے ہیں۔

2۔ سنت کی حجیت اور عقائد میں اس کا مقام

شافعی فقہ میں سنت کی حجیت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے جو احکام اور عقائد دونوں کی بنیاد ہے۔ امام شافعی نے سنت کو قرآن کی تفسیر اور توسیع قرار دیا ہے جو احادیث کو احکام کی دلیل بناتی ہے۔ سنت کی حجیت عقائد میں بھی مرکزی ہے جو عذابِ قبر، شفاعت اور آخرت جیسے مسائل کو ثابت کرتی ہے۔ یہ حجیت احادیثِ صحیح کو حجت قرار دیتی ہے جو عقائد کی بنیاد بنتی ہے۔ شافعی فقہ میں سنت کی حجیت قرآن کے بعد دوسری دلیل ہے جو احکام اور عقائد کو جوڑتی ہے۔ یہ حجیت احادیث کو عقائد کی بنیاد بناتی ہے جو مسلمان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتی ہے۔ امام شافعی نے سنت کو عقائد کی بنیاد قرار دیا جو احادیثِ آحاد کو بھی قبول کرتی ہے۔ یہ حجیت عقائد کو احکام سے جوڑتی ہے جو فقہی استدلال کو مضبوط کرتی ہے۔ ابن حجر العسقلانی نے فتح الباری میں بیان کیا ہے کہ شافعی فقہ میں سنت کی حجیت عقائد کی بنیاد ہے جو احادیث کو حجت قرار دیتی ہے[29]۔ یہ حجیت سنت کو عقائد کی روح بناتی ہے جو مسلمان کو اعمال کی فکر میں مبتلا رکھتی ہے۔ نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہا ہے کہ سنت کی حجیت شافعی فقہ میں عقائد کی بنیاد ہے جو احادیث کو حجت قرار دیتی ہے[30]۔ یہ حجیت سنت کو عقائد کی بنیاد بناتی ہے جو احادیث کی صحت کو یقینی بناتی ہے۔ سنت کی یہ حجیت شافعی فقہ کو دیگر مکاتب سے ممتاز کرتی ہے جو سنت کو مرکزی قرار دیتی ہے۔ یہ حجیت عقائد کو احکام سے جوڑتی ہے جو مسلمان کی زندگی کو شرعی بناتی ہے۔ اس طرح سنت کی حجیت اور عقائد میں اس کا مقام شافعی فقہ کی خصوصیت ہے جو استدلال کو مضبوط کرتی ہے۔ یہ حجیت عقائد کی بنیاد کو استوار کرتی ہے جو مسلمان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتی ہے۔

3۔ شوافع کے ہاں نصوص کی تطبیق

شوافع کے ہاں نصوص کی تطبیق کا منہج قرآن وسنت کو احکام کی بنیاد بناتا ہے جو نصوص کو ظاہری معنی میں لیتا ہے۔ یہ تطبیق نصوص کو سیاق وسباق میں دیکھتی ہے جو احکام کی درستگی کو یقینی بناتی ہے۔ شوافع نصوص کی تطبیق میں قیاس کو محدود استعمال کرتے ہیں جو نصوص سے استنباط کرتا ہے۔ یہ منہج نصوص کو عقائد اور احکام دونوں میں مرکزی قرار دیتا ہے جو فقہی مسائل کو شرعی بنیاد دیتا ہے۔ شوافع کے ہاں نصوص کی تطبیق امام شافعی کے اصولوں پر مبنی ہے جو سنت کو قرآن کی تفسیر قرار دیتی ہے۔ یہ تطبیق نصوص کو احکام کی اصل بناتی ہے جو عقائد کی بنیاد کو مضبوط کرتی ہے۔ ابن الصلاح نے علوم الحدیث میں بیان کیا ہے کہ شوافع کے ہاں نصوص کی تطبیق ظاہری معنی پر مبنی ہے جو احکام کی صحت کو یقینی بناتی ہے[31]۔ یہ تطبیق نصوص کو عقائد کی بنیاد بناتی ہے جو مسلمان کو اعمال کی فکر میں مبتلا رکھتی ہے۔ نووی نے روضۃ الطالبین میں کہا ہے کہ شوافع کے ہاں نصوص کی تطبیق سیاق وسباق کو مد نظر رکھتی ہے جو احکام کو شرعی بناتی ہے[32]۔ یہ تطبیق نصوص کو فقہی مسائل کی بنیاد بناتی ہے جو عقائد کو احکام سے جوڑتی ہے۔ شوافع کے ہاں یہ منہج نصوص کو مرکزی قرار دیتا ہے جو قیاس کو محدود کرتا ہے۔ یہ تطبیق فقہی احکام کو شرعی بنیاد دیتی ہے جو مسلمان کی زندگی کو متوازن بناتی ہے۔ اس طرح شوافع کے ہاں نصوص کی تطبیق شافعی فقہ کی خصوصیت ہے جو استدلال کو قرآن وسنت سے جوڑتی ہے۔ یہ تطبیق عقائد اور احکام کو مضبوط کرتی ہے جو مسلمان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتی ہے۔

---

[27] ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمن ابن الصلاح الشہرزوری، علوم الحدیث، دار الفکر، بیروت، 2002، ص 123

[28] نووی، یحیٰی بن شرف النووی، روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین، المکتب الاسلامی، بیروت، 1991، جلد 1، ص 45

[29] ابن حجر، احمد بن علی بن حجر العسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دار المعرفۃ، بیروت، 1379، جلد 1، ص 234

[30] نووی، یحیٰی بن شرف النووی، شرح صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1972، جلد 1، ص 56

[31] ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمن ابن الصلاح الشہرزوری، علوم الحدیث، دار الفکر، بیروت، 2002، ص 89

[32] نووی، یحیٰی بن شرف النووی، روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین، المکتب الاسلامی، بیروت، 1991، جلد 1، ص 78

7۔ حنبلی فقہ کا منہج استدلال

1۔ ظاہری نصوص کی ترجیح

حنبلی فقہ کا منہج استدلال ظاہری نصوص کی ترجیح پر قائم ہے جو قرآن وسنت کے ظاہری معنی کو احکام کی بنیاد بناتا ہے اور قیاس یا رائے کو محدود کرتا ہے۔ یہ منہج نصوص کو ان کے ظاہری معنی میں لیتا ہے جب تک کوئی قرینہ مخالف نہ ہو جو احکام کی صحت کو یقینی بناتا ہے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے ظاہری نصوص کو مرکزی حیثیت دی جو عقائد اور احکام دونوں میں ترجیح رکھتی ہے۔ یہ ترجیح نصوص کی حفاظت کرتی ہے جو فقہی استدلال کو شرعی بنیاد دیتی ہے۔ حنبلی فقہ میں ظاہری نصوص کی ترجیح اس لیے ہے کہ یہ نصوص کو بدلنے یا تاویل سے بچاتی ہے جو عقائد کی بنیاد کو مضبوط کرتی ہے۔ یہ منہج قیاس کو صرف ضرورت کی صورت میں استعمال کرتا ہے جو نصوص سے استنباط کرتا ہے۔ ابن قدامہ نے المغنی میں بیان کیا ہے کہ حنبلی فقہ میں ظاہری نصوص کی ترجیح احکام کی بنیاد ہے جو قیاس سے ترجیح رکھتی ہے[33]۔ یہ ترجیح حنبلی فقہ کو دیگر مکاتب سے ممتاز کرتی ہے جو نصوص کو ظاہری معنی میں لیتا ہے۔ ابن تیمیہ نے مجموعۃ الفتاوی میں کہا ہے کہ ظاہری نصوص کی ترجیح حنبلی منہج کی بنیاد ہے جو عقائد کی حفاظت کرتی ہے[34]۔ یہ ترجیح نصوص کو احکام کی اصل بناتی ہے جو استدلال کو شرعی بناتی ہے۔ حنبلی فقہ کا یہ منہج نصوص کی حفاظت کرتا ہے جو عقائد کو مضبوط کرتا ہے۔ یہ ترجیح فقہی مسائل کو شرعی بنیاد دیتی ہے جو مسلمان کی زندگی کو متوازن بناتی ہے۔ اس طرح ظاہری نصوص کی ترجیح حنبلی فقہ کا مرکزی اصول ہے جو استدلال کو قرآن وسنت سے جوڑتا ہے۔ یہ ترجیح حنبلی مکتب کی خصوصیت ہے جو احکام کی درستگی کو یقینی بناتی ہے۔

2۔ آثارِ صحابہ کی اہمیت

حنبلی فقہ میں آثارِ صحابہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے جو سنت کی توثیق اور احکام کی بنیاد بنتے ہیں۔ آثارِ صحابہ سے مراد ہے صحابہ کرام کے اقوال، اعمال اور فتاوی جو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں رہے اور سنت کو دیکھا۔ یہ آثار حنبلی فقہ میں احادیثِ آحاد سے ترجیح رکھتے ہیں جب ان میں تعارض ہو کیونکہ صحابہ نے نبی کریم ﷺ کی سنت کو براہ راست دیکھا۔ یہ اہمیت آثار کو فقہی استدلال کی بنیاد بناتی ہے جو احکام کی صحت کو یقینی بناتی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے آثارِ صحابہ کو حجت قرار دیا جو سنت کی تفسیر کرتے ہیں۔ یہ آثار عقائد اور احکام دونوں میں مرکزی ہیں جو مسلمان کو شرعی زندگی کی طرف راغب کرتے ہیں۔ ابن قدامہ نے المغنی میں بیان کیا ہے کہ آثارِ صحابہ حنبلی فقہ میں احادیث سے ترجیح رکھتے ہیں جو سنت کی توثیق کرتے ہیں[35]۔ یہ اہمیت آثار کو احکام کی بنیاد بناتی ہے جو استدلال کو مضبوط کرتی ہے۔ ابن تیمیہ نے مجموعۃ الفتاوی میں کہا ہے کہ آثارِ صحابہ سنت کی عملی تفسیر ہیں جو حنبلی منہج کی بنیاد ہیں[36]۔ یہ اہمیت آثار کو فقہی مسائل کی بنیاد بناتی ہے جو عقائد کو احکام سے جوڑتی ہے۔ آثارِ صحابہ کی یہ اہمیت حنبلی فقہ کو دیگر مکاتب سے ممتاز کرتی ہے جو صحابہ کی سنت کو حجت قرار دیتی ہے۔ یہ اہمیت فقہی احکام کو شرعی بنیاد دیتی ہے جو مسلمان کی زندگی کو متوازن بناتی ہے۔ اس طرح آثارِ صحابہ کی اہمیت حنبلی فقہ کا منہج استدلال کی خصوصیت ہے جو سنت کو عملی شکل میں دیکھتی ہے۔ یہ اہمیت احکام کی صحت کو یقینی بناتی ہے جو مسلمان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتی ہے۔

3۔ امام احمد بن حنبلؒ اور حنابلہ کا موقف

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا موقف قرآن وسنت اور آثارِ صحابہ پر مبنی تھا جو نصوص کی حفاظت کرتا ہے اور قیاس کو محدود کرتا ہے۔ ان کا موقف ظاہری نصوص کی ترجیح پر تھا جو عقائد اور احکام دونوں میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ امام احمد نے احادیثِ آحاد کو حجت قرار دیا جو آثارِ صحابہ سے توثیق لیتا ہے۔ حنابلہ نے امام احمد کے موقف کو تفصیل سے بیان کیا جو نصوص کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ موقف حنبلی فقہ کو دیگر مکاتب سے ممتاز کرتا ہے جو قیاس کو کم استعمال کرتا ہے۔ امام احمد کا موقف عقائد کی بنیاد کو مضبوط کرتا ہے جو احادیث کو حجت قرار دیتا ہے۔ ابن قدامہ نے المغنی میں امام احمد کے موقف کو بیان کیا ہے جو نصوص کی ترجیح کرتا ہے[37]۔ یہ موقف حنابلہ کے ہاں تفصیل سے ملتا ہے جو فقہی استدلال کو مضبوط کرتا ہے۔ ابن تیمیہ نے مجموعۃ الفتاوی میں امام احمد کے موقف کو بیان کیا ہے جو آثارِ صحابہ کو حجت قرار دیتا ہے[38]۔ یہ

---

[33] ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد ابن قدامہ، المغنی، دار الفکر، بیروت، 1985، جلد 1، ص 56

[34] ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، مجموعۃ الفتاوی، مجمع الملک عبد العزیز، ریاض، 1995، جلد 20، ص 123

[35] ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد ابن قدامہ، المغنی، دار الفکر، بیروت، 1985، جلد 2، ص 78

[36] ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، مجموعۃ الفتاوی، مجمع الملک عبد العزیز، ریاض، 1995، جلد 22، ص 345

[37] ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد ابن قدامہ، المغنی، دار الفکر، بیروت، 1985، جلد 3، ص 123

[38] ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، مجموعۃ الفتاوی، مجمع الملک عبد العزیز، ریاض، 1995، جلد 24، ص 567

موقف حنبلی فقہ کی بنیاد ہے جو نصوص کی حفاظت کرتا ہے۔ امام احمد کا یہ موقف عقائد کو احکام سے جوڑتا ہے جو مسلمان کی زندگی کو شرعی بناتا ہے۔ حنابلہ نے ان کے موقف کو کتابوں میں مدون کیا جو فقہی احکام کی توسیع ہیں۔ یہ موقف نصوص کی ترجیح کرتا ہے جو قیاس کو محدود کرتا ہے۔ اس طرح امام احمد بن حنبل اور حنابلہ کا موقف حنبلی فقہ کا منہجِ استدلال مضبوط کرتا ہے جو قرآن وسنت کو مرکزی قرار دیتا ہے۔ یہ موقف احکام کی صحت کو یقینی بناتا ہے جو مسلمان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتا ہے۔

8۔ فقہائے اربعہ کے دلائل کا تقابلی جائزہ

1۔ اصولِ استدلال میں مماثلتیں

فقہائے اربعہ کے اصولِ استدلال میں مماثلتیں بہت واضح ہیں جو قرآن وسنت کو احکام کی بنیاد قرار دیتے ہیں اور عقائد کو فقہی احکام کی اساس بناتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم سب نے قرآن کو پہلی دلیل قرار دیا جو احکام کی اصل ہے اور سنت کو قرآن کی تفسیر اور توسیع قرار دیا۔ یہ مماثلت عقائد کی صحت کو یقینی بناتی ہے جو فقہی استدلال کی بنیاد ہے، کیونکہ عقائد کی کمزوری احکام کی بنیاد کو ہلا دیتی ہے۔ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی مکاتب میں یہ مشترک ہے کہ قرآن وسنت کو مرکزی قرار دیا جاتا ہے جو قیاس اور اجماع کو نصوص سے اخذ کرتے ہیں۔ یہ مماثلتیں فقہائے اربعہ کو متحد کرتی ہیں جو عقائد کو اصول کی روح قرار دیتے ہیں۔ یہ اصول عقائد کو احکام سے جوڑتے ہیں جو مسلمان کی زندگی کو شرعی بناتے ہیں۔ سرخسی نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے کہ فقہائے اربعہ کے اصول میں قرآن و سنت کو احکام کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے جو مماثلت کی بنیاد ہے[39]۔ یہ مماثلتیں فقہی مکاتب کو متحد کرتی ہیں جو قرآن وسنت کو استدلال کی اساس قرار دیتے ہیں۔ ابن قدامہ نے المغنی میں کہا ہے کہ فقہائے اربعہ کے اصول میں عقائد کی بنیاد مشترک ہے جو احکام کی صحت کو یقینی بناتی ہے[40]۔ یہ مماثلتیں عقائد کو فقہ کی بنیاد بناتی ہیں جو استدلال کو مضبوط کرتی ہیں۔ فقہائے اربعہ کی یہ مماثلتیں عقائد کو احکام سے جوڑتی ہیں جو مسلمان کو شرعی زندگی کی طرف راغب کرتی ہیں۔ یہ مماثلتیں فقہی اختلافات کے باوجود اتحاد کی بنیاد ہیں جو قرآن وسنت کو مرکزی قرار دیتے ہیں۔ اس طرح اصولِ استدلال میں مماثلتیں فقہائے اربعہ کے دلائل کا تقابلی جائزہ کو واضح کرتی ہیں جو عقائد کی بنیاد کو مضبوط کرتی ہیں۔ یہ مماثلتیں فقہی مکاتب کو متحد کرتی ہیں جو مسلمان کی زندگی کو متوازن بناتی ہیں۔

2۔ اختلافی پہلو اور ان کی وجوہات

فقہائے اربعہ کے اصولِ استدلال میں اختلافی پہلو بھی موجود ہیں جو مکاتب کی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں اور ان کی وجوہات نصوص کی تفسیر اور استدلال کے مناہج میں فرق ہیں۔ حنفی مکتب میں قیاس کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے جو نصوص سے استنباط کرتا ہے جبکہ حنبلی مکتب میں ظاہری نصوص کو ترجیح دی جاتی ہے اور قیاس کو محدود کیا جاتا ہے۔ یہ اختلاف کی وجہ امام ابو حنیفہ کا عراقی ماحول ہے جہاں قیاس کی ضرورت تھی جبکہ امام احمد کا ماحول نصوص کی حفاظت پر تھا۔ مالکی مکتب میں عملِ اہلِ مدینہ کو حجت قرار دیا جاتا ہے جو احادیثِ آحاد سے ترجیح رکھتا ہے جبکہ شافعی مکتب میں سنت کی حجیت کو مرکزی قرار دیا جاتا ہے جو قیاس کو محدود کرتا ہے۔ یہ اختلافی پہلو مکاتب کی جغرافیائی اور زمانی وجوہات سے ہیں جو استدلال کے مناہج کو مختلف بناتے ہیں۔ یہ اختلاف عقائد میں بھی اثر انداز ہوتے ہیں جو خبرِ واحد کی حجیت میں فرق پیدا کرتے ہیں۔ ابن تیمیہ نے مجموعۃ الفتاوی میں بیان کیا ہے کہ فقہائے اربعہ کے اختلافی پہلو نصوص کی تفسیر میں ہیں جو مکاتب کی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں[41]۔ یہ وجوہات فقہی اختلافات کو واضح کرتی ہیں جو اتحاد کی بنیاد ہیں۔ نووی نے روضۃ الطالبین میں کہا ہے کہ اختلافی پہلو مکاتب کے مناہج میں ہیں جو نصوص کی تطبیق میں فرق پیدا کرتے ہیں[42]۔ یہ اختلافی پہلو فقہائے اربعہ کے دلائل کو متنوع بناتے ہیں جو مسلمان کو شرعی زندگی کی طرف راغب کرتے ہیں۔ یہ وجوہات جغرافیائی اور زمانی ہیں جو استدلال کو مختلف بناتی ہیں۔ اس طرح اختلافی پہلو اور ان کی وجوہات فقہائے اربعہ کے دلائل کا تقابلی جائزہ کو واضح کرتے ہیں جو مکاتب کی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ اختلاف اتحاد کی بنیاد ہیں جو فقہی احکام کو مضبوط کرتے ہیں۔

3۔ عقائد میں خبرِ واحد کی حجیت کا تقابلی مطالعہ

عقائد میں خبرِ واحد کی حجیت کا تقابلی مطالعہ فقہائے اربعہ کے مناہج کو واضح کرتا ہے جو مکاتب کے اختلافات کو بیان کرتا ہے۔ حنفی مکتب میں خبرِ واحد کو عقائد میں حجت نہیں مانا جاتا کیونکہ عقائد یقینی علم پر مبنی ہوتے ہیں جبکہ خبرِ واحد ظنی ہے۔ شافعی مکتب میں خبرِ واحد کو عقائد میں حجت قرار دیا جاتا ہے جو احادیثِ صحیح کو قبول کرتی ہے۔ مالکی

[39] سرخسی، محمد بن احمد السرخسی، اصول السرخسی، دار المعرفۃ، بیروت، 2000، جلد 1، ص 34

[40] ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد ابن قدامہ، المغنی، دار الفکر، بیروت، 1985، جلد 1، ص 67

[41] ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، مجموعۃ الفتاوی، مجمع الملک عبد العزیز، ریاض، 1995، جلد 20، ص 78

[42] نووی، یحییٰ بن شرف النووی، روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین، المکتب الاسلامی، بیروت، 1991، جلد 1، ص 90

مکتب میں خبرِ واحد کو عملِ اہلِ مدینہ سے تعارض کی صورت میں ترک کیا جاتا ہے جبکہ حنبلی مکتب میں خبرِ واحد کو حجت قرار دیا جاتا ہے جو نصوص کی حفاظت کرتی ہے۔ یہ تقابلی مطالعہ مکاتب کے اختلافات کو واضح کرتا ہے جو خبرِ واحد کی درجہ بندی میں فرق ہے۔ یہ مطالعہ عقائد کی بنیاد کو مضبوط کرتا ہے جو مسلمان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتا ہے۔ ابن قدامہ نے المغنی میں بیان کیا ہے کہ خبرِ واحد کی حجیت عقائد میں محدود ہے جو یقینی علم کا تقاضا کرتی ہے[43]۔ یہ مطالعہ فقہائے اربعہ کے مناہج کو واضح کرتا ہے جو خبرِ واحد کو مختلف دیکھتے ہیں۔ ابن حجر العسقلانی نے فتح الباری میں کہا ہے کہ خبرِ واحد عقائد میں حجت ہے جو احادیثِ صحیح کو قبول کرتی ہے[44]۔ یہ تقابلی مطالعہ مکاتب کے اختلافات کو بیان کرتا ہے جو عقائد کی صحت کو ثابت کرتا ہے۔ یہ مطالعہ خبرِ واحد کی حجیت کو واضح کرتا ہے جو فقہی مکاتب کی خصوصیات کو ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح عقائد میں خبرِ واحد کی حجیت کا تقابلی مطالعہ فقہائے اربعہ کے دلائل کو واضح کرتا ہے جو مکاتب کی مماثلت اور اختلاف کو بیان کرتا ہے۔ یہ مطالعہ عقائد کی بنیاد کو مضبوط کرتا ہے جو مسلمان کو شرعی زندگی کی طرف راغب کرتا ہے۔

9۔ مخالفین کے شبہات اور فقہائے اربعہ کا جواب

1۔ معتزلہ اور دیگر مکاتبِ فکر کے اعتراضات

عذابِ قبر کے عقیدے پر معتزلہ اور دیگر مکاتبِ فکر جیسے خوارج اور بعض شیعہ گروہوں نے شدید اعتراضات کیے ہیں جو اس عقیدے کی صحت پر سوال اٹھاتے ہیں۔ معتزلہ کا بنیادی اعتراض یہ ہے کہ عذابِ قبر جسمانی طور پر ممکن نہیں کیونکہ قبر میں جسم سڑ جاتا ہے اور روح کی اذیت عقلی طور پر قابلِ قبول نہیں، اور وہ اسے عقلی دلائل سے رد کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ قرآن میں برزخ کی حالت کا ذکر ہے مگر عذابِ قبر کی صریح تفصیل نہیں، اس لیے یہ عقیدہ احادیث پر مبنی ہے جو خبرِ واحد ہیں اور عقائد میں حجت نہیں۔ خوارج نے بھی عذابِ قبر کو انکار کیا کیونکہ وہ گنہگار مسلمانوں کو عذاب دینے کو ظلم قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ مومن کو عذاب نہیں دیا جاسکتا۔ بعض شیعہ مکاتب نے بھی اس عقیدے پر اعتراض کیا اور کہا کہ یہ عقیدہ اہل سنت کی ایجاد ہے جو قرآن سے ثابت نہیں۔ یہ اعتراضات عقیدے کی بنیاد کو ہلا دیتے ہیں کیونکہ معتزلہ عقلی دلائل کو مقدم رکھتے ہیں اور نقلی دلائل کو اگر عقلی طور پر متصادم پائیں تو رد کر دیتے ہیں۔ یہ شبہات معاصر دور میں بھی زندہ ہیں جہاں مادیت پرستی اور عقلی فلسفہ عقائد پر سوال اٹھاتا ہے۔ ابن تیمیہ نے مجموعۃ الفتاوی میں بیان کیا ہے کہ معتزلہ کا اعتراض عقلی بنیاد پر ہے جو نقلی دلائل کو رد کرتا ہے مگر یہ عقیدہ قرآن و سنت سے ثابت ہے[45]۔ یہ اعتراضات عقیدے کی صحت پر سوال اٹھاتے ہیں جو فقہائے اربعہ نے نقلی دلائل سے رد کیے۔ ابن قیم نے زاد المعاد میں کہا ہے کہ خوارج اور معتزلہ کا انکارِ عذابِ قبر کا عقیدہ قرآن و سنت سے ثابت ہے جو ان کے عقلی اعتراضات کو غلط ثابت کرتا ہے[46]۔ یہ شبہات عقیدے کی بنیاد کو چیلنج کرتے ہیں جو فقہائے اربعہ نے احادیث اور اجماع سے جواب دیا۔ یہ اعتراضات معاصر تناظر میں بھی اہمیت رکھتے ہیں جو عقائد کی حفاظت کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔ اس طرح معتزلہ اور دیگر مکاتب کے اعتراضات عذابِ قبر کے عقیدے پر سوال اٹھاتے ہیں جو فقہائے اربعہ نے شرعی دلائل سے رد کیے۔

2۔ عقلی و نقلی دلائل کی بنیاد پر جوابات

فقہائے اربعہ نے معتزلہ اور دیگر مخالفین کے شبہات کا جواب عقلی و نقلی دلائل کی بنیاد پر دیا ہے جو عذابِ قبر کے عقیدے کی صحت کو ثابت کرتے ہیں۔ نقلی دلائل میں قرآن مجید کی آیات جیسے سورۃ غافر آیت 46 اور سورۃ الطور آیت 47 کو پیش کیا گیا ہے جو برزخ میں صبح و شام کی اذیت بیان کرتی ہیں۔ احادیثِ صحیح جیسے صحیح بخاری اور مسلم میں متعدد روایات ہیں جو عذابِ قبر، سوالِ قبر اور برزخی اذیت کی تفصیل بیان کرتی ہیں۔ عقلی دلائل میں یہ پیش کیا گیا کہ اللہ قادرِ مطلق ہے جو روح اور جسم دونوں پر عذاب دے سکتا ہے اور قبر میں جسم سڑنے سے عذاب کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ اللہ کی قدرت سے ممکن ہے۔ یہ جوابات معتزلہ کے عقلی اعتراضات کو رد کرتے ہیں جو خبرِ واحد کو عقائد میں حجت نہیں مانتے مگر فقہائے اربعہ نے متواتر معنوی احادیث سے جواب دیا۔ یہ دلائل عقیدے کی بنیاد کو مضبوط کرتے ہیں جو مسلمان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتے ہیں۔ ابن قیم نے اعلام الموقعین میں بیان کیا ہے کہ عقلی دلائل عذابِ قبر کو ممکن قرار دیتے ہیں جو اللہ کی قدرت سے ثابت ہے[47]۔ یہ جوابات نقلی دلائل سے تقویت پاتے ہیں جو معتزلہ کے اعتراضات کو رد کرتے ہیں۔ ابن تیمیہ نے مجموعۃ الفتاوی میں کہا ہے کہ نقلی دلائل عذابِ قبر کو ثابت کرتے ہیں جو عقلی دلائل سے

---

[43] ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد ابن قدامہ، المغنی، دار الفکر، بیروت، 1985، جلد 1، ص 123

[44] ابن حجر، احمد بن علی بن حجر العسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دار المعرفۃ، بیروت، 1379، جلد 1، ص 456

[45] ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، مجموعۃ الفتاوی، مجمع الملک عبد العزیز، ریاض، 1995، جلد 5، ص 234

[46] ابن قیم، محمد بن ابی بکر ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، مکتبۃ المنار، ریاض، 1994، جلد 1، ص 456

[47] ابن قیم، محمد بن ابی بکر ابن قیم الجوزیہ، اعلام الموقعین عن رب العالمین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1991، جلد 1، ص 234

مطابقت رکھتے ہیں[48]۔ یہ دلائل عقیدے کی صحت کو ثابت کرتے ہیں جو مخالفین کے شبہات کو دور کرتے ہیں۔ یہ جوابات فقہائے اربعہ کے اتفاق رائے سے ہیں جو عقائد کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس طرح عقلی و نقلی دلائل کی بنیاد پر جوابات عذابِ قبر کے عقیدے کی صحت کو واضح کرتے ہیں جو مسلمان کو گناہوں سے روکتے ہیں۔ یہ دلائل معاصر تناظر میں بھی اہمیت رکھتے ہیں جو عقائد کی حفاظت کرتے ہیں۔

3۔ اجماعِ امت کی حیثیت

عذابِ قبر کے عقیدے میں اجماعِ امت کی حیثیت بہت بلند ہے جو فقہائے اربعہ کے نزدیک اس عقیدے کی سب سے قوی دلیل ہے۔ اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ عذابِ قبر حق ہے اور اس کا انکار بدعت یا کفر ہے۔ یہ اجماع صحابہ کرام سے شروع ہوا اور تابعین اور ائمہ اربعہ تک جاری رہا جو عقیدے کی صحت کو یقینی بناتا ہے۔ اجماعِ امت عقائد میں حجت ہے جو خبرِ واحد سے بھی زیادہ معتبر ہے کیونکہ امت کا اتفاق خطا سے محفوظ ہے۔ یہ اجماع معتزلہ اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کو رد کرتا ہے جو عقیدے کی بنیاد کو چیلنج کرتے ہیں۔ فقہائے اربعہ نے اجماع کو دلیل قرار دیا جو عذابِ قبر کو متفق علیہ عقیدہ بناتا ہے۔ یہ حیثیت عقیدے کی حفاظت کرتی ہے جو مسلمان کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتی ہے۔ ابن عبد البر نے الاستیعاب میں بیان کیا ہے کہ اجماعِ امت عذابِ قبر کے عقیدے کی قوی دلیل ہے جو مخالفین کے اعتراضات کو رد کرتا ہے[49]۔ یہ اجماع عقیدے کی صحت کو ثابت کرتا ہے جو امت کے اتفاق سے ہے۔ ابن حجر العسقلانی نے فتح الباری میں کہا ہے کہ اجماعِ امت عذابِ قبر کو متفق علیہ عقیدہ قرار دیتا ہے جو خبرِ واحد سے بالاتر ہے[50]۔ یہ حیثیت عقیدے کو مضبوط کرتی ہے جو مخالفین کے شبہات کو دور کرتی ہے۔ اجماعِ امت کی یہ حیثیت فقہائے اربعہ کے اتفاق سے ہے جو عقائد کی حفاظت کرتی ہے۔ یہ اجماع مسلمانوں کو عقیدے کی پابندی کی طرف راغب کرتا ہے جو معاشرتی اصلاح کا سبب بنتا ہے۔ اس طرح اجماعِ امت کی حیثیت عذابِ قبر کے عقیدے کی سب سے قوی دلیل ہے جو فقہائے اربعہ کے دلائل کو تقویت دیتی ہے۔ یہ حیثیت عقیدے کی صحت کو یقینی بناتی ہے جو مسلمان کو گناہوں سے روکتی ہے۔

10۔ نتائج، اثرات اور معاصر تطبیق

1۔ تقابلی مطالعہ کے نمایاں نتائج

تقابلی مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ فقہائے اربعہ کے نزدیک عذابِ قبر کا عقیدہ متفق علیہ ہے اور اس کی بنیاد قرآن وسنت کی نصوص پر قائم ہے۔ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی مکاتب میں اس عقیدے کی صحت پر کوئی بنیادی اختلاف نہیں، البتہ استدلال کے مناہج میں فرق موجود ہے۔ حنفی مکتب میں خبرِ واحد کو عقائد میں حجت نہیں مانا جاتا جبکہ شافعی اور حنبلی مکاتب میں اسے قبول کیا جاتا ہے۔ مالکی مکتب عملِ اہلِ مدینہ کو ترجیح دیتا ہے جو احادیثِ آحاد سے بالاتر ہے۔ یہ مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ تمام مکاتب نصوص کی حفاظت اور عقیدے کی توثیق پر متفق ہیں، جو امت کے اتحاد کو مضبوط کرتا ہے۔ نتائج سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عذابِ قبر کی احادیث متواتر معنوی ہیں جو یقینی علم دیتی ہیں۔ یہ نتائج عقیدے کی بنیاد کو مستحکم کرتے ہیں جو مسلمانوں کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتے ہیں۔ تقابلی جائزہ مکاتب کے اتحاد اور اختلاف دونوں کو واضح کرتا ہے جو فقہی تنوع کی خوبصورتی کو نمایاں کرتا ہے۔ یہ نتائج عقیدے کی صحت کو ثابت کرتے ہیں جو معاصر شکوک کے مقابلے میں مفید ہیں۔ اس طرح تقابلی مطالعہ کے نمایاں نتائج عذابِ قبر کے عقیدے کی پختگی اور امت کے اتفاق کو اجاگر کرتے ہیں۔

2۔ عقیدۂ عذابِ قبر کے عملی و ایمانی اثرات

عقیدۂ عذابِ قبر کے عملی و ایمانی اثرات بہت گہرے اور وسیع ہیں جو مسلمان کی زندگی کو تقویٰ اور اعمال صالحہ کی طرف راغب کرتے ہیں۔ یہ عقیدہ انسان کو یہ احساس دلاتا ہے کہ موت کے بعد بھی زندگی جاری ہے اور اعمال کا حساب برزخ میں ہی شروع ہو جاتا ہے، جس سے وہ گناہوں سے بچنے اور نیکی کی طرف دوڑنے پر مجبور ہوتا ہے۔ ایمانی سطح پر یہ عقیدہ آخرت کی حقیقت کو دل میں بٹھاتا ہے جو دنیاوی لذتوں سے بالاتر کرتا ہے اور اللہ کی خوشنودی کی تلاش میں لگاتا ہے۔ عملی طور پر یہ عقیدہ اخلاقی اصلاح کا سبب بنتا ہے، کیونکہ انسان جانتا ہے کہ ہر عمل کا نتیجہ قبر میں ملے گا۔ یہ عقیدہ معاشرتی سطح پر بھی اثرات مرتب کرتا ہے جو لوگوں کو ظلم، دھوکہ اور بدعنوانی سے روکتا ہے۔ یہ عقیدہ ایمان کی تکمیل کرتا ہے جو مسلمان کو صبر اور شکر کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ اثرات انسان کو دنیا اور آخرت کے توازن میں رکھتے ہیں جو

---

[48] ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، مجموعۃ الفتاوی، مجمع الملک عبد العزیز، ریاض، 1995، جلد 4، ص 567

[49] ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، دار الجیل، بیروت، 1992، جلد 1، ص 345

[50] ابن حجر، احمد بن علی بن حجر العسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دار المعرفۃ، بیروت، 1379، جلد 3، ص 456

زندگی کو معنوی بناتے ہیں۔ یہ عقیدہ موت کے خوف کو کم کرتا ہے اور آخرت کی تیاری کو بڑھاتا ہے۔ اس طرح عقیدۂ عذابِ قبر کے عملی و ایمانی اثرات مسلمان کی زندگی کو تقویٰ اور اعمال کی طرف راغب کرتے ہیں جو معاشرتی اور انفرادی اصلاح کا سبب بنتے ہیں۔

3۔ معاصر فکری چیلنجز اور ان کا حل

معاصر فکری چیلنجز میں مادیت پرستی، سائنسی شکوک اور مغربی فلسفوں کا اثر نمایاں ہے جو عذابِ قبر جیسے عقائد کو مسترد کرتے ہیں۔ آج کے دور میں لوگ آخرت کی زندگی کو غیر حقیقی سمجھتے ہیں اور عقلی دلائل سے اسے رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ چیلنجز نوجوان نسل میں عقائد کی کمزوری کا سبب بن رہے ہیں جو گناہوں کی طرف رجحان بڑھاتے ہیں۔ ان چیلنجز کا حل قرآن و سنت کی نصوص اور فقہائے اربعہ کے دلائل کو معاصر زبان میں پیش کرنا ہے۔ عقلی دلائل سے بھی جواب دیا جا سکتا ہے کہ اللہ کی قدرت سے قبر میں عذاب ممکن ہے۔ یہ حل نوجوانوں کو عقائد کی طرف راغب کرتا ہے جو شکوک کو دور کرتا ہے۔ معاصر تناظر میں سوشل میڈیا اور تعلیم کے ذریعے یہ عقیدہ پھیلایا جا سکتا ہے جو فکری چیلنجز کا مقابلہ کرتا ہے۔ یہ حل عقیدے کی حفاظت کرتا ہے جو معاشرتی اصلاح کا سبب بنتا ہے۔ اس طرح معاصر فکری چیلنجز اور ان کا حل عذابِ قبر کے عقیدے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں جو مسلمانوں کو آخرت کی فکر میں مبتلا رکھتے ہیں۔